بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳ | جمعرات ۱۸ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ ۱۶ ظہور ۱۳۶۳ھش ۱۶ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۸۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ
"کل گر جانے کی وجہ سے پسلیوں میں ضرب آئی تھی جس کی وجہ سے کافی تکلیف ہے"۔
احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں یوم آزادی انتہائی عقیدت و احترام سے منایا گیا

جماعتی عمارتوں اور مکانوں پر چراغاں کیا گیا اور قومی پرچم لہرائے گئے

ملک کی ترقی، سالمیت اور استحکام کیلئے دعائیں کی گئیں

ربوہ ۱۴ اگست۔ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں پاکستان کا ۳۷واں یوم آزادی نہایت درجہ جوش و جذبہ اور عزت و احترام کی روایات کے ساتھ منایا گیا۔ بازاروں، جماعتی عمارتوں، بیوت، اور دفتر بلدیہ میں چراغاں کیا گیا۔ اس دن کی مناسبت سے جلسے، کھیلوں کے مقابلے اور تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔ محلہ جات میں پرچم کشائی کی تقریبات منعقد ہوئیں اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

اس مبارک دن کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور پاکستان کی سالمیت و استحکام اور اقوام عالم میں بلند مقام کے لئے پرسوز دعاؤں سے ہوا۔ سبھی خانہ ہائے خدا میں احمدی احباب نے اپنے محبوب وطن کی ترقی اور اقوام عالم میں سربلندی کے لئے عاجزانہ دعائیں کیں۔

صدر عمومی ربوہ مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب نے بتایا ہے کہ ربوہ کے مختلف محلوں میں صبح آٹھ بجے پرچم کشائی کی تقریبات منعقد ہوئیں ان میں رحمت بلاک، علوم بلاک، دارالیمن دارالنصر اور بعض دیگر محلے شامل تھے۔ گولبازار میں بھی پرچم کشائی کی رسم منعقد کی گئی۔

صبح ۹ بجے دفتر بلدیہ میں ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین کی صدارت میں پاکستان کا قومی پرچم لہرایا گیا۔ اس کے بعد سکولوں کے طلباء نے یوم آزادی کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ تقاریر کے بعد طلباء کو انعامات تقسیم کئے گئے اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اس تقریب میں صدر عمومی اور تمام محلوں کے صدر صاحبان کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ کمیٹی کے دفتر میں اس روز والی بال کا ایک نمائشی میچ بھی کھیلا گیا۔

ربوہ کے صدر عمومی کے زیر اہتمام چاولوں کی دو دیگیں پکوا کر سرکاری اداروں کے کارکنان میں تقسیم کی گئیں۔

ناظم اطفال ربوہ کے زیر اہتمام یوم آزادی کے موقع پر شام کو بیت المہدی سے ملحقہ میدان میں بچوں کا ایک تقریری مقابلہ ہوا جس میں صدر عمومی نے صدارت کی اور انعامات تقسیم کئے۔ اس موقعہ پر بچوں میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔

صدر صاحب عمومی نے بتایا ہے کہ ربوہ کے مختلف محلوں میں بچوں میں مٹھائی تقسیم کرنے کے علاوہ مختلف محلوں کے احباب یوم آزادی کے دن ہسپتال میں گئے اور مریضوں کی عیادت کی اور ان کو پھل پیش کئے۔ شام کو بچوں کی کھیلیں فٹ بال۔ ہاکی اور باڑی کے نمائشی مقابلے منعقد ہوئے جن کو احباب نے ذوق و شوق سے ملاحظہ کیا۔

رات کو بازاروں میں چراغاں کیا گیا۔ گول بازار۔ اقصیٰ روڈ، اقصیٰ چوک، رحمت بازار اور ریلوے روڈ کو جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا محلہ جات کے مکانوں اور دکانوں وغیرہ پر پاکستان کا پرچم لہرایا گیا۔ مکانوں کی چھتوں پر لہراتے ہوئے سبز ہلالی پرچم نگاہوں کو بہت بھلے لگتے تھے۔

جماعت احمدیہ کے تمام دفاتر صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید۔ وقف جدید، دفتر خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفاتر پر بھی چراغاں کیا گیا تھا اور قومی پرچم بھی تمام جماعتی دفاتر پر لہرائے گئے تھے۔ بہت سے احباب ربوہ نے بھی اپنے گھروں کو سجایا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ وطن عزیز کو ہر قسم کی مشکلات سے بچائے اور اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب وطن کو اقوام عالم کی صف میں انتہائی نمایاں مقام عطا کرے۔ آمین۔

○ مکرم محمد شفیق صاحب پرنسپل الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کچھ روز سے بخار آنے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ علاج کی غرض سے پی اے ایف ہسپتال سرگودھا بھی جا چکے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ موصوف کی صحتیابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ محترم شفیق صاحب کو صحت دے اور کام کرنے والی لمبی زندگی سے نوازے آمین!

○ محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مربی سلسلہ ممالک افریقہ، فجی اور یورپ دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ موصوف کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

○ محترم فتح محمد خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا آج ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال فیصل آباد میں آپریشن ہو رہا ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

ایک واقف عارضی کا مکتوب امیر جاپان کے نام

مکرم رفیع احمد صاحب ابن ملک بشارت احمد صاحب نے تین روز وقف عارضی کے تحت کوریا میں گزارے۔ ایک حقیقی واقف کے جذبات اور اس کی دعاؤں کے نتائج کا اس مکتوب سے قارئین بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں وقف عارضی کا یہ سلسلہ اصلاح نفس کا بھی ایک ذریعہ ہے کہ اس کے ذریعہ دعا کی توفیق اور خدا پر یقین پیدا ہوتا ہے۔

محترم رفیع احمد صاحب امیر جماعت کے نام اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں:۔

"خاکسار پرسوں کوریا سے واپس آیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی نصیب ہوئی کیوبو بلڈنگ جو سیئول میں غالباً سب سے بڑی بلڈنگ ہے وہاں ایک سیلز منیجر سے ملاقات ہوئی۔ صبح ۱۱ بجے ہوٹل سے باہر نکلا۔ بہت سردی تھی کوریا میں قومی چھٹی تھی۔ لوگ بڑی تعداد میں باہر نکلے ہوتے تھے۔ میرے دل سے یہ دعا نکل رہی تھی کہ خدا تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ جہاں جانا مقصود تھا۔ وہاں دعائیں کرتا ہوا گیا۔ منیجر نے بڑی خوشی کے ساتھ ہماری جماعت کی کتب کو اپنی دکان میں رکھنے کی اجازت دے دی۔ خاکسار نے کافی دیر تک منیجر سے باتیں کیں اور کہا کہ میری جماعت کے اور لوگ بھی آئیں گے اور آپ سے ملیں گے اس پر اس نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔

خاکسار وہاں سے باہر آیا تو مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے میں نے بہت کچھ پا لیا ہو۔ یہ دراصل خدا کا فضل تھا جس نے مجھے کامیابی عطا کی۔ مجھے امید ہے کہ اگر ہم محنت اور کوشش سے کام جاری رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی سے نوازے گا۔ خاکسار کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ خدمت سلسلہ کی توفیق دے۔ آمین!

(و۔ت)

○

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پروفائٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ
۱۶ ظہور ۱۳۶۳ ہش

بگڑی ہوئی قوموں کی ایک پرانی ریت

قرآن مجید سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جتنے بھی مامورین دنیا میں مبعوث ہوئے ایسے وقت میں ہی مبعوث ہوئے کہ جب زمانہ خود اس امر کا متقاضی تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مصلح مبعوث ہو اور جو خرابیاں اور گمراہیاں لوگوں میں پھیلی ہوئی ہیں انہیں دور کر کے لوگوں کو دوبارہ راہ راست پر گامزن کرے۔ پھر قرآن مجید سے اس امر کی بھی نشاندہی ہوتی ہے کہ جب بھی ضرورت زمانہ کے عین مطابق کوئی مامور مبعوث ہوا تو وہی لوگ جو اس کی بعثت کے منتظر تھے اور رہ رہ کر آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے جانتے بوجھتے ہوئے بھی اس کے منکر ہو گئے اور لگے اس کی مخالفت کرنے۔ اکثر کا وتیرہ یہی ہوا کرتا تھا۔ بہت تھوڑے لوگ تھے جو اس پر ایمان لاتے تھے۔ اس مامور من اللہ اور اس کے معدودے چند ساتھیوں کو بہت کچھ مصیبتیں اٹھانے اور خون پسینہ ایک کرنے کے بعد حق کو دنیا میں غالب کرنا پڑتا تھا۔

چنانچہ حضرت صالح علیہ السلام ایسے ہی وقت میں مبعوث ہوئے کہ جب لوگ منتظر تھے کہ کوئی مصلح خدا کی طرف سے مبعوث ہو کر ان سے ان کی برائیاں چھڑا کر انہیں راہ راست پر لے آئے۔ نہ صرف یہ کہ وہ کسی مامور کی بعثت کے منتظر تھے بلکہ ان کی نگاہیں رہ رہ کر حضرت صالح علیہ السلام کی طرف اٹھ رہی تھیں کہ یہی وہ شخص ہے جو ان کی زندگیوں میں انقلاب لا کر انہیں راہ راست کی طرف لا سکتا ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ نے حضرت صالحؑ کو ان کی اصلاح پر مامور کیا اور انہوں نے مامور من اللہ کی حیثیت سے لوگوں کو راہ راست کی طرف بلایا تو وہی لوگ جو کسی مامور من اللہ کی بعثت کے منتظر تھے یکدم ان کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس روش کا خود ان ہی کے الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝

(ھود آیت ۶۳)

ترجمہ:۔ انہوں نے کہا اے صالح! اس سے پہلے تو تو ہمارے درمیان (آئندہ کے لئے) امید کی جگہ (سمجھا جاتا) تھا (اب) کیا تو (باوجود سر عقل و دانش کے) ہمیں اس بات سے روکتا ہے کہ ہم ایسی چیز کی عبادت کریں جس کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں اور (سچ تو یہ ہے کہ) جس بات کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے اس کے متعلق ہم ایک بے چین کر دینے والے شک میں (پڑے ہوئے) ہیں۔

یہی حال حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بعثت سے قبل اہل کتاب یعنی یہود کا تھا لیکن جب ان کی بعثت ظہور میں آئی تو بہت تھوڑی تعداد میں اہل کتاب ان پر ایمان لائے اور اکثریت مخالفت کے درپے ہو کر ان کی جان لینے پر تل گئی۔ پھر یہی سلوک اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کی اکثریت نے خود نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کے وقت آپؐ کے اور آپؐ پر ایمان لانے والوں کے ساتھ کیا۔ ان میں ایسے راہب موجود تھے جو پرہیزگار تھے اور جن پر یہ حقیقت اچھی طرح کھل گئی تھی کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم تورات کی پیشگوئیوں کے اصل اور حقیقی مصداق ہیں اس کے باوجود انہوں نے اور ان کی اتباع میں اکثر اہل کتاب نے آنحضورؐ کی مخالفت کرنے اور آنحضورؐ کو اذیتیں پہنچانے میں انتہا کر دی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اہل کتاب کے اس انتہائی ظالمانہ طرز عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

(۱) وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

(البقرہ آیت ۹۰)

ترجمہ:۔ اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک کتاب آئی جو اس (کتاب کی پیشگوئیوں) کو جو ان کے پاس ہے سچا کرنے والی ہے تو باوجود اس کے کہ پہلے یہ (لوگ اللہ سے) کافروں پر فتح (پانے کی دعا) مانگا کرتے تھے۔ جب ان کے پاس وہ چیز آگئی جس کو انہوں نے پہچان لیا تو اس کا انکار کر دیا۔ پس ایسے کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔

(۲) اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۭ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۴۷)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے، وہ اس (سچائی) کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور ان میں سے ایک فریق یقیناً حق کو جان بوجھ کر چھپاتا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود، مہدی معہود (اللہ تعالیٰ کی صلاتی ہو آپ پر) اس زمانہ کے اہل کتاب کی اس انتہائی قابل اعتراض روش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت ہزاروں راہب علیم اور اہل کشف تھے اور نبی آخر الزمان کے قرب ظہور کی بشارت سنایا کرتے تھے۔ لیکن جب انہوں نے امام الزمان کو جو خاتم الانبیاء تھے قبول نہ کیا تو خدا کے غضب کے صاعقہ نے ان کو ہلاک کر دیا اور ان کے تعلقات خدا تعالیٰ سے بکلی ٹوٹ گئے ..... ان کے راہبوں میں اچھے اچھے حالات کے لوگ تھے اور وہ ہمیشہ اس بات کا الہام پاتے تھے کہ نبی آخر الزمان اور امام دوران جلد پیدا ہوگا اور اسی وجہ سے بعض ربانی علماء خدا تعالیٰ سے الہام پا کر ملک عرب میں آرہے تھے۔ اور ان کے بچہ بچہ کو خبر تھی کہ عنقریب آسمان سے ایک نیا سلسلہ قائم کیا جائے گا اور یہی معنے اس آیت کے ہیں کہ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ۔ یعنی اس نبی کو وہ ایسی صفائی سے پہچانتے ہیں جیسا کہ اپنے بچوں کو۔ مگر جبکہ وہ نبی موعود (اس پر خدا کا سلام) ظاہر ہو گیا۔ تب خود بینی اور تعصب نے اکثر راہبوں کو ہلاک کر دیا اور ان کے دل سیاہ ہو گئے۔" (ضرورت الامام صفحہ ۵۰)

الغرض تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ ازمنہ گزشتہ کی بگڑی ہوئی قوموں کی یہ پرانی ریت تھی کہ وہ پہلے خود جس مامور من اللہ کی بعثت کی بشدت منتظر ہوتی تھیں وہ ظہور بعثت کے وقت ان کی منکر ہو کر اس کی مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتی تھیں۔ غضب الٰہی کا مورد بننا انہیں گوارا ہوتا تھا پر ایمان لانے پر وہ کسی صورت آمادہ نہ ہوتی تھیں۔ بگڑی ہوئی قوموں کی یہ شروع سے ہی یہ ریت چلی آرہی ہے۔ اس میں سرمو فرق آیا نہ آسکتا تھا۔

قوم کی زندگی

عسر میں سجدے یسر میں سجدے
ہو وفا اپنی بے نیاز مآل
قوم کی زندگی کے ضامن ہیں
نظم و ضبط اور صبر و استقلال

(عبدالسلام اختر ایم اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ کتب سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی

اہمیت و برکات

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے ❖ اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

(مکرم عبدالمنان صاحب شاہد - مربی سلسلہ کراچی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض و غایت

اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہٗ اپنے پیارے حبیب سرورِ کائنات فخرِ موجودات خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض و غایت اور مقصد بیان کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

"هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ"

(سورۃ جمعہ آیت ۳-۴)

یعنی وہی خدا ہے جس نے ایک اُمّی ان پڑھ قوم کی طرف اسی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو باوجود ان پڑھ ہونے کے ان کو خدا کے احکام سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول (گمراہی) میں تھے۔

جب ہم دنیا کے تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض و غایت اور مقصد پر طائرانہ نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر نبی کو جن احکامات پر عمل کرنے کی تلقین فرماتا ہے تو ان کی خاص حکمت بھی بیان فرماتا ہے۔ اور یہ طریق اور اسلوب خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور تعلیم قرآن مجید میں مدنظر رکھا گیا ہے۔ یعنی جب انسان کو علم ہو جاتا ہے کہ میں نے اس حکم پر عمل کرنا ہے اور اس حکم میں یہ حکمت اور یہ فائدہ اور برکت ہے تو وہ پوری بشاشت، توجہ و لجمعی اور سرگرمی کے ساتھ اس حکم پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محض ایک اُمّی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مدرسہ یا کسی استاد سے دینی علوم اور معارف و حقائق نہیں سیکھے تھے مگر آپ نے دنیا کے سامنے جو ایک بے نظیر لاثانی اور عظیم شریعتِ غراء قرآن مجید پیش کی ہے وہ ایک عالمگیر اور کامل و اکمل اور حیات بخش شریعت ہے۔ کہ اس سے ہزاروں سالوں کے مردے روحانی طور پر زندہ ہو گئے۔ آپ نے ایسا تزکیہ فرمایا کہ حیوان صفت لوگوں کو انسان بنایا اور پھر ان انسانوں کو با اخلاق اور باخدا انسان بنا دیا۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور آنحضرتؐ کی قوتِ قدسیہ سے فیض پا کر دنیا کو ہدایت دینے کے لیے روشنی کا مینار اور روحانی آسمان کے ستارے بن گئے۔ جیسے کہ آپؐ نے فرمایا:-

اَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِاَيِّهِمِ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ

یعنی میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے

یہ محض قرآن مجید کی تعلیم اور حکمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا نتیجہ تھا۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں وہ اُمّی محض لوگ آپؐ کی تعلیم اور تزکیہ سے علوم و حکمت کے بادشاہ بن گئے جبکہ پہلے وہ بالکل حیوانوں کی طرح ان پڑھ اور گمراہ تھے

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ان پر سلامتی نازل کرے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی انقلاب کے بارہ میں فرماتے ہیں:-

اَحْيَيْتَ اَمْوَاتًا تَنْفُرُوْنَ بِجَلْوَةٍ
مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ

یعنی آپؐ نے صدیوں کے مردے ایک ہی جلوہ سے روحانی طور پر زندہ کر دیئے۔ کون ہے جو اس اعلیٰ شان میں آپؐ کا نظیر و مثیل ہو سکے۔

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً
فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

یعنی آپؐ نے عرب قوم کو ان کے گناہوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے ذلت کے لحاظ سے گوبر کی طرح پایا پھر آپ نے اپنی قوتِ قدسیہ سے ان کو خالص سونے کی ڈلی کی طرح صاف و شفاف اور روشن بنا دیا۔

اسی طرح حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کا پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اِک معجزہ
معنیٔ را نورِ نبوت ہے اسی سے آشکار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضانِ جاریہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان اور برکات صرف آپؐ ہی کے زمانہ تک محدود نہ تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ تمام قوموں تمام ملکوں اور تمام زمانوں یعنی قیامت تک کے لوگوں کے لیے زندہ نبی اور زندہ رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے بارہ میں فرماتا ہے

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔"

(آل عمران: ۳۲)

تو کہہ کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اس صورت میں وہ بھی تم سے محبت کریگا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کے متعلق بیان فرمائیں تو انہوں نے جواباً فرمایا:-

"كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ"

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ اور اسوہ حسنہ قرآن مجید کی تعلیم کے عین مطابق تھے سر مو بھی فرق نہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے

"لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ"

کہ قرآن مجید کے معارف اور حقائق اور برکات و فیوض سے وہی انسان فائدہ اٹھا سکتا ہے جو پاک و مطہر ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کامل محبت رکھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری اتباع اور کامل پیروی کرے اور اپنے نفس کو گناہوں اور بدیوں اور دنیوی الائشوں اور برے خیالات سے پاک کرنے والا ہو۔ اس پر قرآن مجید کے معانی اور معارف کھولے جاتے ہیں دنیادار انسان قرآنی معارف و برکات سے محروم رہتا ہے۔ دنیا کا محض خشک علم روحانیات میں کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ قرآن مجید کی تعلیمات پر کماحقہٗ عمل کرنے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور اخلاق عالیہ اپنانے والا ہی اللہ تعالیٰ کے حضور روحانی درجات و مراتب حاصل کرتا ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پُر معارف کتب

اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہٗ نے خود اپنے فضل و کرم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت اور پیروی اور اتباع کے نتیجہ میں سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو قرآنِ مجید کے حقائق و معارف سکھائے اور وہ علوم روحانیہ اور معارف دقیقہ عطا فرمائے جن کا پہلے کسی کتاب میں ذکر تک نہ تھا۔ پھر اللہ کے فضل سے حضورِ اقدس نے اپنی کتب میں قرآن مجید کے وہ علوم و معارف و حقائق تحریر فرمائے ہیں۔ جو ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ چنانچہ حضورِ اقدس فرماتے ہیں:-

"جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا ..... لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لیے آبِ حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا۔"

(ازالہ اوہام صـ۲)

حضور اقدس نے فرمایا ؎

اب اسی گلشن میں لوگو! راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
باغ میں ملت کے ہے کوئی گلِ رعنا کھلا
آتی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

حضور اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حیات بخش روح پرور ایمان افروز کتب و لٹریچر سے ہر ملک کے ہزاروں لاکھوں تشنہ کام سیراب ہوئے اور اس سے ایسی روحانی لذت اور سرور اور کیفیت حاصل کی کہ جس کا مزہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ارشادات اپنے کلام کے متعلق

حضور اقدس کا عربی فارسی اردو زبان میں منظوم اور نثری کلام نہایت قیمتی خزانہ ہے مبارک ہیں وہ جو ان خزانوں کو حاصل کرتے ہیں حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ان پر سلامتی نازل فرمائے) اپنی کتب کی اہمیت و برکات و فضائل و تاثیرات اور عظیم مفاد کے پیش نظر دوستوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہو تا کہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر ہمیشہ عمل کرتے رہا کرو۔"

(ملفوظات جلد ۴ صـ۱۸۷)

فرمایا۔ "مجھ کو خدا نے بہت سے معارف اور حقائق بخشے اور میرے کلام کو معرفت کے پاک اسرار سے بھر دیا کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی طرف سے پورا تائید یافتہ نہ ہو اس کو یہ نعمت نہیں دی جاتی۔"

(انجام آتھم صـ۴۹)

فرمایا۔ "تحریر میں مجھے وہ طاقت دی گئی ہے کہ گویا میں نہیں فرشتے لکھتے جاتے ہیں گو بظاہر میرے ہی ہاتھ ہیں۔"

(اشتہار تبلیغ رسالت جلد ۸ صـ۵)

فرمایا۔ جو مجھے دیا گیا ہے وہ محبت کے ملک کی بادشاہت اور معارفِ الٰہی کے خزانے ہیں جن کو بفضلہ تعالیٰ اس قدر دوں گا کہ لوگ لینے لینے تھک جائیں گے۔"

(ازالہ اوہام صـ۸۵۶)

فرمایا۔ "جو شخص ہماری کتب کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۲)

فرمایا۔ "خدا نے اس جگہ مجھے بھی ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ضرور اس پر رحم کیا جائے گا۔"

(تبلیغ رسالت صـ۸۴)

فرمایا۔ ہماری علتِ غائی یہی ہے کہ رستہ منزل جاناں کے بھولے بھٹکوں، دل کے اندھوں، جذامِ ضلالت کے مبتلاؤں، ہلاکت کے گڑھے میں گرنے والے کور باطنوں کو صراطِ مستقیم پر چلا کر وصالِ ذاتِ ذوالجلال کا شیریں جام پلایا جاوے اور عرفانِ الٰہی کے اس نقطہ و انتہا تک ان کو پہنچایا جاوے تا کہ ان کو حیاتِ ابدی اور راحتِ دائمی نصیب ہو اور وہ جوارِ رحمتِ ایزدی میں جگہ لے کر مست و سرشار رہیں۔"

(ملفوظات جلد ۶ صـ۱۸۹)

فرمایا۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصہ لے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی کی وجہ سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔"

(روحانی خزائن جلد ۳)

فرمایا۔ "اسی میں میرا سرور اور اسی میں میرے دل کی ٹھنڈک ہے کہ جو کچھ علوم اور معارف سے میرے دل میں ڈالا گیا ہے۔ میں خدا کے بندوں کے دلوں میں ڈالوں۔ دور رہنے والے کیا جانتے ہیں مگر جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ کیونکہ میں دن رات تالیفات میں مستغرق ہوں اور کس قدر میں اپنے وقت اور جان کے آرام کو اس راہ میں فدا کر رہا ہوں۔

فرمایا۔ "یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائیدِ الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔ میں ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خوارقِ عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔"

(سر الخلافہ)

فرمایا۔ "میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میرے قلم سے قرآنی حقائق و معارف چمک رہے ہیں اٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے سکھوں میں سے یا یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ میں سے ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کو دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے۔"

(تریاق القلوب صـ۱۲۹)

فرمایا۔ "میرا علم رحمٰن کی طرف سے ہے جو نعمتوں والا ہے۔"

فرمایا۔ "میری قلم خواہشات کی ناپاکیوں سے بچائی گئی ہے اور مولیٰ کو راضی کرنے کے لیے تراشی گئی ہے اور میرے قلم کا اثر باقی رہے گا۔"

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر فرماتے ہیں:۔

جب تم حضرت کی کتب سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ گے تو خدا تعالیٰ ایسے بادشاہ پیدا کر دے گا۔ جو آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

اعترافِ حقیقت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تصنیفات کے متعلق

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی علمی خدمات کے بارہ میں شمس العلماء مولانا سید ممتاز علی شاہ صاحب نے اپنے رسالہ تہذیبِ نسواں میں لکھا:۔

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دل کو تسخیر کر لیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم، بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ ہم انہیں مذہباً "مسیح موعود" تو نہیں مانتے لیکن ان کی ہدایت اور رہنمائی مردہ روحوں کے لیے واقعی مسیحائی تھی۔"

(رسالہ تہذیبِ نسواں لاہور جون ۱۹۰۸ء)

جناب مدیر صاحب وکیل اخبار امرتسر نے لکھا:۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لیے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان بنا رہا جو شورِ قیامت ہو کر خفتگانِ خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا ..... وہ مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتا رہا ..... مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے اس لیے کہ وہ ہرگز قلب سے نسیاً منسیاً نہیں ہو سکتی .....

..... آئندہ امید نہیں کہ مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔ جو اعلیٰ خواہش محض اس طرح مذاہب کے مطالعہ میں صرف کر دے۔"

(اخبار وکیل امرتسر ۱۹۰۸ء)

مشہور مؤرخ مرزا حیرت دہلوی نے لکھا:۔

"وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ ان کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا ..... قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ ہندوستان میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں ..... بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجدانی حالت طاری ہو جاتی ہے"

(اخبار کرزن گزٹ دہلی جون ۱۹۰۸ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور اقدس کی کتب کا مطالعہ کرنے کی توفیق بخشے اور اپنی کامل رضا سے نوازے آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

اطفال بھائیو

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"میں ان بچوں سے جو ٹوپی نہیں پہنتے کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی تہذیب کو کیوں اپناتے ہیں وہ احمدی بچے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ احمدیت نے دنیا کو ایک نئی تہذیب دینی ہے اور اس تہذیب میں یہ بات داخل ہے کہ ہم اپنے سر ڈھانپ کر رکھیں۔"

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمینی ابتلاء اور آسمانی انعامات

مکرم شیخ نثار احمد صاحب (کیپٹن) لاہور

خدا تعالیٰ کی سنت چلی آرہی ہے کہ جب بھی وہ اپنے مقرب بندوں کو اپنے فضلوں اور انعامات سے نوازنا ہوتا ہے تو انہیں امتحان اور ابتلاؤں کی بھٹی میں ڈالتا ہے تا وہ صبر سے کام لیں، استقامت دکھائیں اور خدا تعالیٰ کے حضور اپنی بے بسی اور عاجزی کا اظہار کریں اور کندن بن کر نکلیں اور اسکے انعامات کے وارث بنیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ انعام کا ملنا ابتلاء اور امتحان کی نوعیت کے مطابق ہوتا ہے جتنا بڑا انعام ہوگا اتنے ہی بڑے امتحان سے گزرنا پڑتا ہے۔ فوج کو ہی لے لیں۔ فوج کا سپاہی جتنا جتنا اپنے آپکو مصیبت میں ڈال کر جوہر دکھاتا ہے اور اپنے وطن عزیز کو دشمنوں کے ناپاک قدموں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسی کے مطابق وہ انعام سے نوازا جاتا ہے مثال کے طور پر اگر امتحان معمولی نوعیت کا ہے تو تمغۂ شجاعت ملے گا اگر انتہائی کڑے امتحان سے گزرتا ہے تو نشانِ حیدر دیا جائے گا۔

امتحانات اور ابتلاؤں کے ضمن میں سب سے پہلے مکہ کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں مکی زندگی میں سردارانِ قریش انفرادی طور پر صحابہؓ اور صحابیاتؓ کو سخت ایذائیں دیتے تھے۔ ایک کمزور دل کا انسان شکر غالباً برداشت بھی نہ کر سکے۔ مگر وہ خدا تعالیٰ کے حکم صبر اور صلوٰۃ سے کام لیتے رہیں۔ انہیں یقین تھا کہ سچے وعدوں والا خدا اپنے وعدہ کے مطابق ان کے صبر اور استقامت کو کبھی ضائع نہیں کریگا جس طرح گزشتہ انبیاء کے ماننے والے صبر اور ابتلاء کے بعد انعامات سے نوازے گئے۔ اسی طرح رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں پر بھی خزاں کے بعد بہار آئی اور وہ سدا بہار پھول بن گئے۔

خدا تعالیٰ نے غلامانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ بدر کے موقعہ پر ان کے ابتلاؤں میں ثابت قدم رہنے کے نتیجہ میں اسی طرح انعام سے نوازا کہ اس جنگ میں ابوجہل۔ عتبہ اور شیبہ جو دینِ حق کی دشمنی میں پیش پیش تھے۔ قریش کی قومی زندگی کی روحِ رواں تھے۔ یا بالفاظ محبوب خدا "قریش کے جگر گوشے" جہنم رسید ہوئے اور اپنی امارت پر ناز کرنے والوں۔ اکثریت کے زعم میں بے سروسامان اقلیت کو مٹانے والوں کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی۔ ۳۶۰ خداؤں کے پجاریوں سے خدائے واحد کے پرستار بزبانِ حال یوں مخاطب تھے۔ ؎

جو روئے حق پہ شیدا تھے وہ گھر آباد ہیں اب بھی
جو ذکرِ حق کے نوگر تھے وہ کاشانے سلامت ہیں

مگر وہاں یَقْطَعَ دَابِرَ الْکَافِرِیْنَ یعنی کفار کی جڑ کٹ گئی۔ یہی نہیں جنگِ بدر میں شریک ہونے والوں کو "بدری صحابہ" کے اعزاز سے بھی نوازا گیا۔ یہ ایسا اعزاز تھا کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو ایک صحابیؓ کی معمولی غلطی پر فرمایا۔ عمر جانتے ہو یہ شخص بدری ہے اور بدریوں کی اس قسم کی غلطیاں اللہ کے نزدیک معاف ہیں۔"

(سیرت النبی حصہ دوم صفحہ ۶۶)

یہ تھا صبر اور استقامت اختیار کرنے والوں کے لئے انعام خداوندی یہ تھا مظلوم اور خزاں رسیدوں کا جشنِ بہار

اب ہم مدنی زندگی کے بہت بڑے امتحان کا ذکر کرتے ہیں۔ امتحان بیک وقت تمام مومنوں کے لئے تھا جن میں کامیابی پر وہ ایک بہت بڑے انعام سے نوازے گئے۔ جنگ احزاب میں قریش۔ نجد کے قبیلہ غطفان اور اس کی شاخیں فزارہ، اشجع قبائل بنو سلیم اور بنو اسد اور گرد و نواح کے قبائل جو قریش کے زیر اثر تھے یعنی صحرائے عرب کے خونخوار قبائل پوری تیاری کے ساتھ مدینہ پر حملہ کر کے دین حق کو صفحۂ دنیا سے مٹانے کا عزم لے کر دس سے پندرہ ہزار کا لشکر لے کر نکلے اور عزم کیا کہ ہم واپس نہیں لوٹیں گے جب تک کامیاب نہ ہوں۔ ہماری تلواریں میان میں نہیں جائیں گی۔ جب تک خدائے واحد کے پرستاروں کے خون سے اپنی پیاس نہ بجھالیں۔

جب کفار کی پیش قدمی کا خدا تعالیٰ کے عظیم جرنیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم ہوا تو حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ کے مطابق مدینہ کے تین اطراف پر خندق کھودی جانے لگی۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ کے مزدور وہ پیارا وجود جس کے لئے یہ کائنات پیدا کی گئی تھی اور اس کے جانثار غلام تھے ان کی یہ حالت تھی کہ چہرے گرد و غبار سے اٹے ہوئے تھے۔ بھوک کی شدت مٹانے کے لئے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے کئی کئی دن کا فاقہ ہوتا تھا۔ ادھر کفار کا لشکر عظیم ادھر خدا کے فاقہ کش بندے لیکن خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یقین اور اس کے فضلوں سے پُر اُمید دعاؤں کے ساتھ خندق کھودی جارہی تھی۔

خدا کا محبوب جو سارے عالم کے لئے مبعوث ہوا جس کی غلامی میں بڑے بڑے بادشاہ داخل ہونے تھے جب کدال مارتا تو ساتھ ہی اپنے مولا سے ملتجی ہوتا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ
فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ

یعنی اے میرے مولا اصل زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے پس تو اپنے فضل سے ایسا سامان پیدا کر کہ انصار و مہاجرین کو آخرت کی زندگی میں تیری بخشش اور عطا نصیب ہو جائے۔"

اور صحابہؓ جواب میں دہراتے

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَی الْجِھَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا

"یعنی ہم وہ ہیں کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر یہ عہد کیا ہے کہ ہم ہمیشہ جب تک ہماری جان میں جان ہے خدا کے راستے میں جہاد کرتے رہیں گے۔"

کبھی آنحضرتؐ اور صحابہؓ مل کر اپنے خدا کے حضور یوں ملتجی ہوتے۔

اَللّٰھُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا
اِنَّ الْاُلٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا

یعنی اے ہمارے مولا اگر تیرا فضل نہ ہوتا تو ہمیں ہدایت نصیب نہ ہوتی اور ہم صدقہ و خیرات کرنے اور تیری عبادت کرنے کے قابل نہ بنتے۔ پس اے خدا جب تو نے ہمیں اس حد تک پہنچایا ہے تو اب مصیبت کے وقت میں ہمارے دلوں کو سکینت عطا کر اور اگر دشمن سے مقابلہ ہو تو ہمارے قدموں کو مضبوط رکھ۔ تو جانتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے خلاف ظلم و تعدی کے رنگ میں حملہ آور ہو رہے ہیں اور ان کی نیت ہمیں اپنے دین سے بے دین کرنا ہے۔ مگر اے ہمارے خدا تیرے فضل سے ہمارا یہ حال ہے کہ جب وہ ہمیں بے دین کرنے کے لئے کوئی تدبیر اختیار کرتے ہیں تو ہم ان کی تدبیر کو دور سے ہی ٹھکرا دیتے ہیں اور ان کے پیدا کردہ فتنہ میں پڑنے سے انکار کرتے ہیں"

(سیرت خاتم النبیین حصہ دوم)

کمزور جسموں کے ساتھ بھوک کی شدت کو برداشت کرنے اور اپنے پیدا کرنے والے کے حضور مسلسل دعاؤں کے نتیجہ میں وقت آگیا تھا کہ اس سخت ترین امتحان اور ابتلاء کی نوعیت کے مطابق پرستاران خدا انعام سے نوازے جاتے۔ سو کھدائی کے وقت ایک پتھر جو صحابہؓ سے نہیں ٹوٹتا تھا خدا کے محبوبؐ نے اس پر پہلی کدال ماری تو چنگاری نکلی جس پر آپؐ نے اللہ اکبر کے نعرہ کے ساتھ فرمایا "مجھے مملکت شام کی کنجیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم اس وقت شام کے سرخ محلات میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔"

پھر آپ نے اس چٹان پر کدال ماری تو اس میں سے چنگاری نکلی جس پر آپؐ نے پھر اللہ اکبر کہا اور فرمایا "اس دفعہ مجھے فارس کی کنجیاں دی گئی ہیں اور مدائن کے سفید محلات مجھے نظر آرہے ہیں" تیسری بار آپؐ نے پھر کدال ماری جس کے نتیجہ میں پھر ایک چنگاری نکلی۔ آپؐ نے پھر اللہ اکبر کہا اور فرمایا "مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم صنعاء کے دروازے مجھے اس وقت دکھائی دے رہے ہیں۔" اور ساتھ ہی پتھر شکستہ ہو کر ریزہ ریزہ ہو گیا۔

(ایضاً۔ صفحہ ۲۵۲، صفحہ ۲۵۳)

یہ تھا صحابہ کرامؓ کا محبوبؐ خدا کے ہاتھ پر کئے گئے عہد کا ثمرہ۔ یہ تھا اپنے محبوب کے پسینہ کی جگہ خون بہانے والوں کے لئے خوشخبری اور یہ تھا مدینہ کی مختصر زمین پر فاقہ کشوں کا صبر اور دعا کا اثر کہ سمیع و علیم خدا نے آدھی دنیا فتح کرنے کا نظارہ دکھا دیا۔ زمین و آسمان گواہ ہیں کہ یہ تمام چیزیں ان کو ملیں۔ آج چودہ سو سال گذرنے کے بعد ہم بھی گواہی دے رہے ہیں کہ سچے خدا کی بات وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝

(البقرہ ۱۵۶)

یعنی ہم تمہیں کسی قدر خوف، بھوک (سے) اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی (کے ذریعے) سے ضرور آزمائیں گے اور اے رسولؐ تو (ان) صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے۔" پوری ہوئی۔

خدا تعالیٰ نے ان باتوں کو آزمانے اور اپنے مقرب بندوں کو صابر پا کر کبھی ابوجہل عتبہ اور شیبہ کی لاشیں اپنے وعدہ کے مطابق دکھا کر دلوں کو تسکین بخشی۔ کبھی حضرت عمرؓ جیسے جری انسان کو جو دین حق قبول کرنے سے قبل حق کی دشمنی میں پیش پیش تھے سرکار دو عالم کی غلامی میں داخل کر کے مومنوں کے دل خوشی سے بھر دیئے اور انہوں نے بے ساختہ اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ زندگی

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

" غرض یہ ہے کہ انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں کہ تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح (دین) کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو کہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش ..... اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اس الٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم وغموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے۔ اور ہموم وغموم اور کرب و اشکال سے خواستگار نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا الٰہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرام رضی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں۔ ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جاوے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔

میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس ملامت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر ہم کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

اپنا ذاتی تجربہ اور وقف کی وصیت

..... اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلب گار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے۔ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔"

(الحکم نمبر ۳۱ جلد ۴ صفحہ ۳-۴ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۰ء)

(قیادت تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

تمام مجالس اطفال یکم تا ۷ ستمبر ہفتہ وصولی منائیں اور اس ہفتہ میں سو فی صد وصولی کی کوشش کریں۔ اس ہفتہ کی رپورٹ ۱۵ ستمبر تک مرکز کو ارسال کریں نیز وصول شدہ رقوم بھی جلد از جلد مرکز کو ارسال کریں۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

۲۴ جولائی ۱۹۸۴ء کو بوقت ۴ بجے سہ پہر جماعت احمدیہ بھمہ ضلع لاہور کے ایک مخلص رکن مکرم حکیم غلام نبی صاحب ایک پرانی مرض کی شدت بگڑ جانے کے باعث میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

مرحوم بڑے مخلص اور دینی غیرت رکھنے والے تھے۔ اگلے روز ۲۵ جولائی کو ان کو آبائی گاؤں کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ جنازہ میں غیر از جماعت احباب کی کافی تعداد شامل ہوئی۔

احباب جماعت سے مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادریس احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھمہ ۵/P باٹا پور ضلع لاہور)

دعائے نعم البدل

خاکسار کے بھائی محترم سید عبدالمالک ظفر ابن سید غلام احمد صاحب نثار آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۴ جولائی دوسری بچی سے نوازا تھا۔ بچی سخت بیمار رہی اور ۷ اگست کو سی ایم ایچ کھاریاں میں فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کے والدین کو صبر جمیل عطا کرے اور انہیں اپنے فضل سے نعم البدل عطا کرے۔ (آمین)

(سید طاہر محمود ماجد۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ نے دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا:-

" میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ دین حق کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں۔ ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔"

مجاہدین دفتر اوّل کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے مرحومین کے چندہ کو جاری فرمائیں۔"

(وکیل المال اوّل)

ضروری اعلان برائے چندہ ممبری ناصرات

" کل کے کاموں کو بھی ممکن ہو اگر تو آج کر۔ وقت یہ ہرگز نہیں تاخیر کا۔"

(کلام محمود)

ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ کا مالی سال ستمبر میں ختم ہو جاتا ہے۔ صرف دو ماہ کا قلیل عرصہ باقی ہے اور ناصرات کے چندہ ممبری کے سالانہ بجٹ میں بہت زیادہ کمی ہے۔ جو ناصرات کی سابقہ روایات کے خلاف ہے۔ کیا آپ اس سال بچیوں کو پیچھے چھوڑ دیں گی۔؟

سیکرٹریان ناصرات کے علاوہ صدر صاحبات سے بھی درخواست ہے کہ وہ شعبہ ناصرات کی طرف توجہ دیں اور ان کا بجٹ چندہ ممبری کے اضافہ سے پورا ہو۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

- مکرمہ خدیجہ بیگم زوجہ ملک شریف احمد مجوکہ ایڈووکیٹ آف جوہر آباد شدید بیمار ہیں اور کراچی میں زیر علاج ہیں۔

(ملک امان اللہ قیصر جوئیہ۔ جوہر آباد)

- خاکسار کی بہو کا دو ماہ قبل اپریشن ہوا تھا اب صحت یاب ہو کر گھر واپس آ چکی ہے۔

(عبدالرزاق اعوان۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

- میرے ماموں مکرم منیر احمد صاحب جرمنی میں شدید بیمار ہیں۔

(رمیز النبی شرما۔ ربوہ)

- عزیزم کریم اللہ ابن مکرم عنایت اللہ صاحب بعارضہ دل بیمار ہے۔

(ضیاء الاسلام شاہد دارالصدر شمالی)

(احباب ان سب کے لیے دعا کریں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ مرحومہ عائشہ بی بی اہلیہ مکرم چوہدری غلام علی کاہلوں بتاریخ ۱۱ اگست ۱۹۸۴ء بعد دوپہر ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی میں بقضاء الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کا جنازہ بذریعہ طیارہ ۱۲ اگست کی رات ربوہ لایا گیا اور ۱۲ بجے دارالضیافت میں ان کی نماز جنازہ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ بعد تدفین مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے دعا کرائی۔

والدہ صاحبہ نے چار بیٹے۔ خاکسار مشتاق احمد۔ محمد اسحاق، محمود احمد اور مجید احمد اور چھ بیٹیاں۔ مجیدہ بیگم۔ محمودہ بیگم۔ عزیزہ بیگم۔ صغیرہ بیگم۔ امۃ النصیر اور سعیدہ بیگم اور متعدد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں

احباب جماعت سے والدہ صاحبہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری مشتاق احمد کاہلوں ۲۸ خیابانِ جانباز فیز ۵ ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی)

نیکی میں جلدی کریں

تحریک جدید کے سال ختم ہونے میں صرف ۳ ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ فاستبقوا الخیرات کے پیشِ نظر اپنے وعدہ کی جلد صد فی صد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل)

نوٹس تعلیمی وظائف

ضلع کونسل سرگودھا نے اپنے دیہی علاقوں میں رہنے والے طلباء/طالبات کو حسب ذیل وظائف دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

۱۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس	۲۰۰/-	روپے ماہوار
۲۔ بی۔ ایس سی زراعت	۲۰۰/-	" "
۳۔ ہائی سکول کے طلباء طالبات کے لئے	۱۰۰/-	" "
۴۔ مڈل سکولوں " " "	۷۵/-	" "

خواہشمند طلباء/طالبات مجوزہ فارم جو دفتر ضلع کونسل سرگودھا سے دستیاب ہیں) پر درخواستیں مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۴ء تک بصیغہ رجسٹری ارسال کریں۔ درخواستیں بہرصورت متعلقہ تعلیمی ادارے کی معرفت آنی چاہئیں۔ ادارہ کے سربراہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ درخواست پر سفارش کرتے ہوئے دیگر وجوہ کے علاوہ درخواست دہندہ کی تعلیمی حالت کا تقابلی جائزہ تحریر کریں۔ ہر درخواست کے ہمراہ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ لف کرنا لازمی ہے۔

المشتہر:- (چوہدری انور علی چیمہ) چیئرمین ضلع کونسل سرگودھا

(بحوالہ روزنامہ مشرق لاہور یکم اگست ۱۹۸۴ء)

اعلان برائے لجنات

بابت چندہ جات

شعبۂ مال کے نوماہی جائزہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بہت کم لجنات کی طرف سے چندہ اجتماع اور ممبری کی ناصرات موصول ہوا ہے براہ کرم تمام ایسی لجنات جنہوں نے ابھی تک یہ چندہ جات نہیں بھجوائے۔ جلد از جلد وصول کر کے مرکز بھجوانے کی کوشش کریں۔ تاکہ بجٹ پورا کیا جا سکے۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اصلاح کیلئے تڑپ اور جوش

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ بھی دن ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے آدمی دیکھوں جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا کہ وہ ہر ایک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دور ہو جائیں گے اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے۔ مگر ابھی تک بجز خاص چند آدمیوں کے ایسی شکلیں مجھے نظر نہیں آتیں۔ ہاں نماز پڑھتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ نماز کیا شے ہے۔ جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے۔ جبکہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا۔ صرف تقویٰ پہنچتی ہے۔ ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہے جب تک دل کا رکوع و سجود و قیام نہ ہو۔"

(روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۹۸)

(نظارت اصلاح و ارشاد)

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

۱۔ مکرم رانا حمید احمد صاحب۔ رانا نصیر احمد صاحب دارالیمن شرقی ربوہ		۵۱۰/-
۲۔ مکرمہ شہناز اختر صاحبہ زوجہ مکرم رشید احمد صاحب	" "	۵۱۰/-
۳۔ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب ٹھیکیدار	دارالیمن غربی	۹۶۹/-
۴۔ " سید نعیم احمد شاہ صاحب	" "	۸۰۰/-
۵۔ " سید سلیم الدین صاحب	" "	۵۰۰/-
۶۔ " چوہدری بشیر احمد صاحب کریانہ فروش	" "	۵۰۰/-
۷۔ " میاں شریف احمد صاحب	صدر جھنگ	۱۰۰۰/-
۸۔ " " رفیق احمد صاحب	" "	۱۰۰۰/-
۹۔ " " شمیم پرویز صاحب	" "	۵۶۰/-
۱۰۔ محترمہ رفیقہ صداقت صاحبہ اہلیہ منیر اختر صاحب	جھنگ صدر	۵۰۰/-
۱۱۔ مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب تمباکو ڈیلر		۵۰۰/-
۱۲۔ " مہر محمد یوسف صاحب	احمد نگر ربوہ	۵۰۵/-
۱۳۔ " ناصر احمد صاحب پہلوان	"	۵۰۰/-
۱۴۔ " اعجاز احمد خان صاحب	" "	۷۰۰/-
۱۵۔ " بشیر احمد صاحب پٹواری	شورکوٹ شہر	۵۰۱/-
۱۶۔ " حکیم محمود احمد صاحب معہ اہل و عیال	" "	۵۵۴/-
۱۷۔ " کریم اللہ صاحب ولد فضل احمد صاحب معہ اہل و عیال عثمان والا		۵۵۰/-
۱۸۔ مکرمہ بشیر اختر صاحبہ زوجہ اللہ بخش صاحب	عنایت پور بھٹیاں	۵۰۰/-
۱۹۔ مکرم چوہدری علی احمد صاحب چک نمبر ۵/۳۰	"	۵۰۰/-
۲۰۔ " " مختار احمد صاحب	" "	۵۰۰/-
۲۱۔ " محمد اختر صاحب چیمہ	" ۱۰/۳۰ "	۵۰۰/-
۲۲۔ " چوہدری جہاں صاحب نمبردار	" "	۵۰۰/-
۲۳۔ " مرزا منور احمد صاحب	میانوالی شہر	۵۰۰/-
۲۴۔ " ڈاکٹر فیض اللہ خان صاحب	"	۶۰۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی

قبولیت دعا کا ایک ایمان افروز واقعہ

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے شادی کے کئی سال کے بعد مجھے بیٹا عطا فرمایا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک! میرے اس بیٹے کی پیدائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیت دعا کا ایک شیریں ثمر ہے۔ حضور نے میرے بیٹے کی پیدائش سے قریباً ۳½ ماہ پیشتر مجھے بیٹا ہونے کی بشارت دی تھی اور میرے بیٹے کا نام "سعید احمد" تجویز فرمایا تھا۔ حضور کا یہ ارشاد حضور کی طرف سے خط نمبر ۴۰۶۱۹ بتاریخ ۳/۱۲/۸۳ دستخط شدہ پرائیویٹ سیکرٹری مجھے موصول ہوا اور مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۸۴ء کو میرے گھر عزیزم سعید احمد کی پیدائش ہوئی۔

واضح رہے کہ خاکسار نے جولائی ۱۹۸۳ء میں حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور بیٹا پانے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا۔ انشاء اللہ! اللہ تعالیٰ لڑکا دے گا۔ اس کے بعد میں نے حضور کی خدمت میں قریباً ۱۶ خطوط دعا کے لئے لکھے ہر خط کے جواب میں حضور رقم فرماتے رہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو نرینہ اولاد سے نوازے گا۔ بچے کی پیدائش سے قریباً ۳½ ماہ پیشتر میں نے عرض کی کہ حضور بچے کا نام پہلے ہی تجویز فرما دیں۔ چنانچہ حضور نے سعید احمد نام رکھ دیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ! عزیز مذکور رانا عزیز احمد صاحب کا پوتا اور رانا احمد خان صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو اور میری بیٹی نصیرہ ناصر کو دین حق اور احمدیت کے لئے بابرکت وجود بنائے۔ صحت و تندرستی کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ وہ دونوں والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہوں اور خدمت دین کے میدان میں نام پائیں۔ آمین ثم آمین!

(رانا ناصر احمد - باب الابواب، ربوہ)

مکرم شیخ محمد عبدالرزاق صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حیدرآباد دکن سے آمدہ اطلاع کے مطابق خاکسار کے والد محترم شیخ محمد عبدالرزاق صاحب اپنے آبائی گاؤں مذکور میں مورخہ ۱۹ جولائی ۸۴ء بروز جمعرات بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نہایت نیک سادہ اور درویش صفت بزرگ تھے۔ احمدیت سے والہانہ لگاؤ تھا اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے تھے۔ اکثر مقامی جلسوں میں مرکزی مہمان کے ساتھ دوروں میں شریک رہتے اور وہاں کی لوکل زبان تلگو میں نہایت عالمانہ اور دلنشیں انداز میں تقاریر کیا کرتے تھے۔ آپ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ہر وقت آپ کی زبان پر درود شریف کا ورد رہتا تھا۔

احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو آپ کے نقش قدم پر چلنے اور صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(شیخ نذیر احمد بشیر (حیدرآبادی کلینک) رحمت بازار ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۷ اگست کو ہوگا

- امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا تحریری ٹسٹ انشاء اللہ ۲۷ اگست طبی معائنہ ۲۸ اگست اور انٹرویو ۲۹ اگست ۱۹۸۴ء کو ہوگا۔
- جن امیدواران نے پہلے درخواستیں دی ہوئی ہیں وہ فوری طور پر اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔
- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

- ضروری تصحیح -

۱۵ اگست ۱۹۸۴ء کے الفضل میں صفحہ ۸ پر شریعت کورٹ کے رجسٹرار کا جاری کردہ پریس نوٹ شائع ہوا ہے اس میں کالم ۱ سطر ۱۴ میں سہو کتابت سے ۱۵ جولائی کی بجائے ۱۵ جنوری لکھا گیا ہے۔ صحیح فقرہ درج ذیل ہے۔

"شریعت پٹیشن داخل ہونے پر شریعت کورٹ نے ۱۵ جولائی کو شروع کر کے ۲۱ دن تک سماعت جاری رکھی۔" (ادارہ)

(بقیہ صفحہ ۵)

اور کبھی فاقہ کشوں، ستائے ہوؤں کو جن کو گھروں سے بے گھر کیا گیا ان کو دنیا کا بادشاہ بنا دیا۔ خودسر اور مغرور مخالف جو خدا کے ان سیدھے سادھے بندوں کو مٹانے کا ارادہ کئے بیٹھے تھے خود مٹ گئے اور خدا تعالیٰ کی سنت اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا بڑی شان سے پوری ہوتی رہی۔

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَحْوِیْلًا ۝

زرباب چرغہ ہاؤس کی ایک اور تحریر پیشکش

لذیذ چکن کڑاہی

خالص مصالحوں سے مکھن میں تیار کردہ اس کے علاوہ لذیذ شامی کباب۔ روغنی نان۔ شام کو پُرفضا لان میں پردہ بیٹھنے کا انتظام نفاست اور لذت کے اعلیٰ معیار

کیلئے

لذیذ چرغہ ہاؤس فضل الٰہی مارکیٹ ربوہ

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے

تین کمرے۔ ایک بیٹھک، کچن، برآمدہ، باتھ، بجلی اور پانی۔ فلش سسٹم۔ مکان نمبر ۲۶/۵ دارالیمن غربی ربوہ ملکیتی مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب کرایہ کے لئے خالی ہے۔ کرایہ نامہ طے کرنے کے لئے مکرم بشارت احمد خان مفتر وصیت سے رابطہ قائم فرما دیں۔

(رانا عبدالرزاق ربوہ)

چہرے کی مناسبت سے منتخب کردہ چشمہ آپ کی شخصیت کو مزید باوقار بنا دیتا ہے:

عینک کے انتخاب میں آپکے معاون

شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو (فیصل آباد والے)

نزد بیت المہدی - گولبازار ربوہ

BRITISH AIR WAYS

Phone No. 493

Information Office

AQSA ROAD RABWAH

آپکی خدمت میں پیش پیش

برٹش ایئر ویز اقصیٰ روڈ ربوہ

ایئر ریزرویشن اور ہوائی سفر کی ہر قسم کی معلومات کے لئے